اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

درچھاپہ خانۂ رکابِ سعادت

المسمّٰی بہ

ملوک الکلام

باہتمام کمترین میر وزیر الدین مہتمم مطبع شد

واقع بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل اعلیحضرت قدر قدرت حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی
و خلد اللہ ملکہ و ضاعف سلطنتہ المتخلص بہ آصف

زبان سے ذکر کا تیرے ہی کام لیتے ہین — ہزار نام کا ہم ایک نام لیتے ہین

گلون کے بدلے یہہ کانٹے مدام لیتے ہین — ہم اپنے پاؤن سے ہاتون کا کام لیتے ہین

جو اونکے آگے محبت کا نام لیتے ہین — اونہین غلام بنا کر وہ کام لیتے ہین

خدا بچائے بھلا اس ادا کا کیا کہنا — جو بانکپن کی وہ وقتِ خرام لیتے ہین

سبھی نے بزم مین دیکھا ہے پیار سے اونکو — یہہ دیکھنا ہے کہ وہ کسکا نام لیتے ہین

کوئی جہان مین جوانمرد اون سے بڑھکے نہین — بتون کے آگے خدا کا جو نام لیتے ہین

اٹھا جاتی ہین تھم تھم کے ذبح کی لذت — چھری کو ہاتھ سے ہم تھام تھام لیتے ہین

ہمین تو زہر بھی دیتے نہین وہ ہائے ستم — خوشی سے غیر کے ہاتون سے جام لیتے ہین

دکھاتی پھرتے ہین گلشن مین اپنی رعنائی | کہ شاخ شاخ کا تنکر سلام لیتے ہین
فرشتے قبر مین دیتے ہین کیون عذاب مجھے | کہانکا جرم کہان انتقام لیتے ہین
نہین زبان سے گو داد میرے شعرون کی | مزے کلام کے وہ لاکلام لیتے ہین
پھنساتی زلف مین ہین دلکو خوبرو صیاد | یہہ دام دیکے ہمین مول دام لیتے ہین
دل آگیا تہا زلیخا کا حسن یوسف پر | بھلا وہ مول کب ایسے غلام لیتے ہین
یہ خوبرو ہین مگر بادشاہ بن بیٹھے | کہ عاشقونکا نظر سے سلام لیتے ہین
خدا کی شان جو پانی بہی پیر نکی پیتے تہے | وہ آج چہین کے ساقی سے جام لیتے ہین
کسیکی خبر نہین کوئی دن ہی جاتا ہے | کسیکے دلکو وہ اب صبح و شام لیتے ہین
جمال و حسن کے جو بادشاہ ہین اے دل | وہ مول ہمسے ہزارون غلام لیتے ہین
کسیکو کوئی بچائیگا کیا بھلا دیکھین | وہ اک ہمین ہین کہ گرتے کو تھام لیتے ہین
مقیم کوے محبت کی پاس آکر کب | سلام خضر علیہ السلام لیتے ہین
پرکھ لو جانچ لو کچھ کھوٹ نقد دل مین نہین | کہرا ہی مال کہرے اسکے دام لیتے ہین
ہمین ہین ایسی جو دشمن سے بہی نہ لین بدلا | وہ رحم دل نہین جو انتقام لیتے ہین
جو ہو کسی سے تغافل تو کچھ گمان گذرے | وہ اپنی بزم مین سب کا سلام لیتے ہین
جو سر بہی جاے تو عاشق کبہی نہ لین احسان | وہ خانہ زاد تمہارے غلام لیتے ہین

قصور کوئی کرے اس سے اونکو بحث نہین
غضب تو یہ ہے وہ آصف کا نام لیتے ہین

رفعت - عالیجناب راجہ مرلیمنوہر بہادر آصف نوازونت

وہ تیغ ہاتھ مین جب بے نیام لیتے ہین	تو لوگ دلکو وہین تہام تہام لیتے ہین
غضب مین آکے وہ جبدم حسام لیتے ہین	تو تاج شاہون کا شاہ نظام لیتے ہین
ہمارے قتل کو تلوار کی ضرورت کیا	کہ وہ تو ابروئے اپنے کام لیتے ہین
وہ بادہ کش ہین کہ دیدیکر اپنا وین و دل	ہم اپنے ساقی مہوش سے جام لیتے ہین
کسی نے پوچہا کہ ہے کون آپکا عاشق	تو ہنسکے ناز سے وہ میرا نام لیتے ہین
کبہی گذر جو ہوا اپنا سوئے بزم سخن	مزے کلام کے ہم لاکلام لیتے ہین
خدا کا فضل ہی ہم سرخ رو ہین دنیا مین	کہ بوسے تیرے لب لالہ فام لیتے ہین
نگاہ ناز سے جب دیکھتے ہین وہ دل کو	تو دونون ہاتون سے ہم دل کو تہام لیتے ہین

کہڑے ہو یار کے کوچہ مین کیسلئے رفعت
مزے رقیب تو بالائے بام لیتے ہین

اقبال - عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر

جو نام حضرت آصف مدام لیتے ہین	مزے کلام کے وہ لاکلام لیتے ہین

شراب پینے نہ بھولے سے جام لیتے ہین
خمار نشہ کو ساقی سے وام لیتے ہین

جو نور شمس و قمر صبح و شام لیتے ہین
تمہارے عارف از نور سے وام لیتے ہین

بلند فہم ہین ایسے کہ قلعۂ گردون
کمند فکر سے ہر صبح و شام لیتے ہین

ہو کیون نہ پیری مین زلف رسا کا عشق ہمین
یہہ وہ عصا ہین کہ گرتے کو تہام لیتے ہین

کرم جو ساقی کا آتا ہے یاد فرقت مین
تو دونو ہاتون ہی سینہ کو تہام لیتے ہین

برائے صید دل طایران گلشن قدس
وہ اپنے ہاتہہ مین زلفون کا دام لیتے ہین

وہ کرتے ہین جو اشارون سے وصل کے ارشاد
زبان حال کا انکہون سے کام لیتے ہین

مکان غیر مین ہوتی ہی مرثیہ خوانی
ہمارا وہ جو کسیدن سلام لیتے ہین

وجود حاسد شاہ دکن کو کر کے فنا
ہم اپنی آہ سے بجلی کا کام لیتے ہین

بلائے دہر ہے رفتار او ستم ٹہوکر
عجیب شکل سے دل خوشخرام لیتے ہین

تجہے خبر نہین فرہاد کی مری ورنہ
جگر فرشتے بہی ہاتون سے تہام لیتے ہین

نکیون ہو حشر جو ہو آفتاب نیزہ پر
قرار آج وہ بالائے بام لیتے ہین

مین اونکی بزم مین جاؤن تو کس توقع
وہ دیکہتے ہین نہ میرا سلام لیتے ہین

اڑے تو طایر رنگ حنا اڑے کیونکر
وہ روز ہاتہہ مین گیسو کا دام لیتے ہین

ہے جم سے جام طلب آئنہ سکندر سے
خراج یہ مرے شہ کے غلام لیتے ہین

مطالعہ مین ہے دیوان حضرت آصف — مزے کلام کے ہم لا کلام لیتے ہین
نگاہ قہر سے دیکھو نہ بزم مین مجھکو — جنون زدون سے کہین انتقام لیتے ہین

گلاب و عطر سے دہوتے ہین منہ کو ہم اقبال
جو نام آصف عالی مقام لیتے ہین

نادان - جناب امراؤ مرزا صاحب برادر زادہ نواب فصیح الملک بہادر

نظر ملا کے وہ جسدم سلام لیتے ہین — جگر کے ساتھ ہی ہم دلکو تھام لیتے ہین
شب وصال کا یون انتقام سب لیتے ہین — وہ منہ کو پہیر کے میرا سلام لیتے ہین
اونہین کے ہاتھ ہے سب جبر و اختیار کی بات — جو دلکو آتے ہوے روک تھام لیتے ہین
ہمارے واسطے ہے خاص امتحان وفا — وہ ہمسے روز یہی ایک کام لیتے ہین
مٹا دیتے ہین اٹکھیلیون سے چل چلکر — مزے خرام کے یون خوشخرام لیتے ہین
نہ تمنے دلکو چرایا نہ ظلم کرتے ہو — قصور وار ہین ہم اتہام لیتے ہین
ڈرین نہ جور فلک سے نہ رشک اعدا سے — مزے جو تیری جفا کے مدام لیتے ہین
وہ تیغ باندہ کے مقتل مین اب نہین آتے — فقط اشارۂ ابرو سے کام لیتے ہین
کرونگا تمکو نہ رسواے خلق مین ہرگز — رقیب تمسے مرا جھوٹ نام لیتے ہین
عدو کے ہاتھ سے ہر بار بزم عشرت مین — مرے رلانے کو ہنس ہنس کے جام لیتے ہین

اونہین خطر نہین محشر مین صدیق دل سے یہان
جو نام آپکا خیر الانام لیتے ہین

کرم ہے اہل وطن پر مسافرون پہ عطا
ثواب سبکے ہی شاہ نظام لیتے ہین

ہزار خط غلامی لکھے اونہین نادان
وہ مفت ہی نہین ایسے غلام لیتے ہین

حبیب - جناب مولوی سید کاظم صاحب کنتوری

مصوری کا تصور سے کام لیتے ہین
نظر مین ہوتا ہے ہم جسکا نام لیتے ہین

ہر ایک صبح کو خمخانہ کرم سے ترے
شگوفہ ہاتھون مین گلرنگ جام لیتے ہین

جلاتی جاتی ہین مردون کو وہ دم رفتار
لب مسیح کا ٹھوکر سے کام لیتے ہین

کہان ہی عالم پیری مین شغل میخواری
دوا کیطرح فقط صبح و شام لیتے ہین

یہہ دونون ایک ہین محتسب کہ قاضی شہر
خطا کسی کی ہو رندونکا نام لیتے ہین

مثال ساغر مے ہین وہ لوگ سرگردان
جو سر پہ بار رفاہ انام لیتے ہین

کرم رو ر دکہاتے ہین دستگیری مین
ہمیشہ گرتے ہوؤن کو یہ تہام لیتے ہین

ابہی ہون قتل سے محروم واہ رے قسمت
وہ اوٹہتے ہین تو عدو ہاتھہ تہام لیتے ہین

جب مجہسے کرتے ہین فرمایش فسانۂ غم
تو اہل درد جگر پہلے تہام لیتے ہین

بلا کا ہے ترے عشاق مین ثبات قدم
پہاڑ رنج و مصیبت کی تہام لیتے ہین

بہر گئے خمکدۂ دل سے تولا سے
یہہ بادہ ہم پئے شرب مدام لیتے ہین

پھر کہتے ہین مری نازک خیالیون سے حسین
سخن کی دیتے ہین داد اور سلام لیتے ہین

جگر پہ دیتے ہین تیغ نظر کا اک چرکا
اشارہ سے جو کبھی وہ سلام لیتے ہین

بتا کے عاشق گم گشتہ کو ترے رستہ
دعائین خضر علیہ السلام لیتے ہین

ادب سے کہتے ہین روشن نگاہ ناز دا
وہ اپنے عاشقون کا جب سلام لیتے ہین

اڑا کے انکھین وہ غرفہ سے پوچھتے ہین مزاج
اداسے تیغ زن تو نکے سلام لیتے ہین

مین جا کے کیا کرون کہتا ہے قاصد ناکام
پیام سنتے نہین وہ سلام لیتے ہین

حبیب لا دُر و لعل گران بہاے سخن
پسند کرکے حضور نظام لیتے ہین

جلی - جناب نواب میر مصطفی علیخان صاحب تلمیذ سخی صاحب

کبھی جو آہ سے مظلوم کام لیتے ہین
فرشتے عرش معلی کو تہام لیتے ہین

طریقہ سیکھا ہے کیا خوب دل دکہانیکا
وہ میرے سامنے غیرون کے نام لیتے ہین

جزا کے روز سے ظاہر ہوا یہ صاف مجھے
گناہگار رہون مین انتقام لیتے ہین

جو مشتری ہین زر و مال دیکے منت سے
دُرِ سخن وہ مرے لا کلام لیتے ہین

کبھی جو راہ مین ملجاتے ہین زہے قسمت
عجب ناز سے میرا سلام لیتے ہین

زبان پہ لا نہین سکتے خیال غیر کا بھی
ہمیشہ دل ہی مین ہم تیرا نام لیتے ہین

بہار آئی ہے ساقی سبھی چھلکے محفل مین	شراب سرخ کے دو تین جام لیتے ہین
کبھی جو کرتا ہون مین دل سے نالۂ پُر درد	تڑپ کے لوگ کلیجون کو تہام لیتے ہین
گنہگار کھڑے ہین جھکائے سر اپنے	وہ بہر قتل کمر سے حسام لیتے ہین
نہ آئیگی کوئی مشکل یقین ہے درپیش	زبان سے نام علی صبح و شام لیتے ہین

جلی نہین ہے امیر و فقیر کی کچھہ قید
ہمارے شاہ سے سب خاص و عام لیتے ہین

فانی - جناب محمد احمد صاحب کتابخانہ دار حضرت شاہزادہ صاحب دام اقبالہ

جو بھولے بھٹکے کبھی انکا نام لیتے ہین	ہزار بار کلیجہ کو تہام لیتے ہین
تمہارا ذکر تمہارا ہی نام لیتے ہین	زبان و دل سے ہم اپنے یہ کام لیتے ہین
بھر آتے ہین مری آنکھو مین خون کے قطرہ	جب آپ ہاتھ سے غیرون کے جام لیتے ہین
اگر ملے تو حسینون کے واسطے ہم بھی	کہین سے ایک دو دل قرض و ام لیتے ہین
دیا جو دل تو یہ فرما کے اوسنے پھینکدیا	یہ مال وہ ہے جسے خاص و عام لیتے ہین
سوال وصل سے پہلے سزا کا حکم ہوا	خطا ہوئی نہین اور انتقام لیتے ہین
بھٹک کر آتے ہین جو لوگ دیر و کعبہ سے	سہارا آپ ہی کے زیر بام لیتے ہین
سنا ہوگا کبھی ایسا لین دین کوئی	وہ ہمکو گالیان دیکر سلام لیتے ہین

کلام غیرون نے اونسے کیا کہون کیونکر
کہ وہ تو ہاتہہ مین تیسون کلام لیتی ہین

غرض سے بہی وہ نہین مانگتے کچہہ اف ری غرور
کہ یہ نہ سمجہے کوئی قرض وام لیتے ہین

چُرا کے کسلئے جان فانیؔ جب یہ ہو معلوم
کہ صبح لیتے ہین یا آپ شام لیتے ہین

احمد جناب علی الدین احمد صاحب نبیرۂ محمد ابراہیم صاحب خانسامان و مہتمم مشاعرہ

اشارون ہی مین دل خاص و عام لیتی ہین
غضب کا نیچی نگاہون سے کام لیتے ہین

زبان و دہن سے نہ تفہیم کام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لاکلام لیتے ہین

عدو کا میرے جلانا نیکو نام لیتے ہین
نئی طرح سے وہ اب انتقام لیتے ہین

کرے تو خاک کرے نامہ بر کوئی تدبیر
پیام کیا کہ نہین وہ سلام لیتے ہین

شریک دیکہکے فریادیون کے مجمع مین
وہ مضطرب ہین کہ یہ کسکا نام لیتے ہین

تو وہ کریم ہے تیرا کرم ہی بندون پر
سحر کو نام ترا خاص و عام لیتے ہین

ہوے ہین ظلم کے خوگر وہ اسقدر دیکہو
کہ میرے عکس سے بہی انتقام لیتے ہین

جگاتے پہرتے ہین فتنون کو اک زمانہ سے
کہین یہ دم بہی یہ محشر خرام لیتے ہین

جنون بہی بہاگتا ہی سہم ڈر کے اب کوسون
کہ ناخنون سے یہہ نشتر کا کام لیتے ہین

جو ہمپہ بس نہین چلتا ہی اسی تو اپنا
ہم اپنے دل ہی کو کچھہ روک تھام لیتے ہین

نئے نئے وہ ستم کرتے ہین ہر جان پر
وہ انتقام یہ اب انتقام لیتے ہین

مجھے وہ دیکھتے تک بھی نہین اٹھا کر آنکھہ
غضب ہی غیر سے ہنس ہنس کے جام لیتے ہین

کرم ہے حضرت آصف کے یہہ کیا ہی غنی
غلام مول ہزارون غلام لیتے ہین

سخنورون پہ عبث تہمتین ہین یارو نکی
کہ کہنے والے کسی کا کلام لیتے ہین

ملول کیون ہے غم روزگار سے احمد
خبر تری شہ عالی مقام لیتے ہین

جوہری۔

بلائین زلف و رخ لالہ فام لیتے ہین
یہہ کام ہاتون سے ہم صبح و شام لیتے ہین

وہ آپ ہین کہ ستم ہی سے کام لیتے ہین
یہ ہم ہین درد اوٹھا دلکو تھام لیتے ہین

ہین پیتے خون جگر مے کا نام لیتے ہین
لہو کے گھونٹ سے ہم مے کا کام لیتے ہین

بتون کے نام تو ہم صبح و شام لیتے ہین
برائے نام خدا کا بھی نام لیتے ہین

کلام سنکے مرا دلکو تھام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لاکلام لیتے ہین

نہین ہی درد کے کچھہ ہوش ہرا اتنا ہی ہوش
کبھی جگر کو کبھی دل کو تھام لیتے ہین

دیا ہے یار غم عشق ناتوان دل کو
یہ کیا ہے کم کہ نکمون سے کام لیتے ہین

رہا نہ حسن تمہارا رہا نہ میرا عشق
یہ رہ گیا ہے کہ سب لوگ نام لیتے ہین

سخن کی قدر جو کرتا ہے وہ اہل سخن
مزے کلام کے اہل کلام لیتے ہین

خدا کو دیکھ گنہ پر بھی رزق دیتا ہے
کریم لوگ کہین انتقام لیتے ہین

نہین ہے مے تو یہ خون جگر ہی کافی ہے
اسی سے کام ہم اپنا مدام لیتے ہین

نہین ہے مرنے کا غم یہ خوشی ہے کیا کچھ کم
کہ گاہ گاہ مرا روکے نام لیتے ہین

وہ مجرئی ہوے سرکار کی حضوری مین
غضب ہے لوگ نہ جنکے سلام لیتے ہین

بچایا موت کی منہ سے دیا جو بوسۂ لب
تمہارے نام پہ جتنے ہین نام لیتے ہین

یہ خون دل کا ہے اصرار مین تو حاضر ہون
جو ہاتھ مین کبھی ہم مے کا جام لیتے ہین

یہ ماہ و مہر مسافر ہین رات اور دن کے
ٹھہرتے ہین نہ کہین پر مقام لیتے ہین

بکھیرتے ہین وہ شانہ سے زلف شانہ پر
کہ جیسے دوش پہ صیاد دام لیتے ہین

ہے دہر دار مکافات اور جزاء عمل
کہ وقت صبح جو دیتے ہین شام لیتے ہین

ترے کلام مین اے **جوہری** غضب ہے درد
کہ سنکے اہل سخن دل کو تھام لیتے ہین

سلام جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی۔

حیا سے جور و جفا کا وہ کام لیتے ہین
دبی زبان سے عاشق کا نام لیتے ہین

گنہ عشق کا یون انتقام لیتے ہین — وہ قتل ہوتے ہین جو میرا نام لیتے ہین

سخن کی وہ بہی ہین داد اور سلام لیتے ہین — مزے کلام کے اہل کلام لیتے ہین

یہ پر اثر ہے مری ساری داستان فراق — تڑپ کے دلکو وہ ہاتون سے تہام لیتے ہین

پلا دے شربت دیدار شاد ہون روحین — کہ اولٹی سانس ترے تشنہ کام لیتے ہین

کرینگے تجکو تہ تیغ یہ اشارا ہے — وہ ہو کے چین بجبین اب سلام لیتے ہین

ترے فراق مین یہ آفتون ہی اُنس ہوا — کہ روتے ہین جو مصیبت کا نام لیتے ہین

بلند ہوتا ہی جب نالۂ دل مظلوم — فرشتے عرش کے پایہ کو تہام لیتے ہین

چہپی ہوئی ہی تواضع مین بہی ادائے ستم — مثال تیغ وہ جہک کر سلام لیتے ہین

ہے دل مین جوش یہ صہبائے الفت ساقی — مزے شراب کی ہم صبح و شام لیتے ہین

گدائیے در احمد نے دی ہے یہ توقیر — کہ جہک کے شاہ بہی میرا سلام لیتے ہین

بیان کرتے ہین جسوقت ہم فسانہ غم — تو سننے والے جگر اپنے تہام لیتے ہین

کریم دے انہین تو شوکت شہنشاہی — دعا فقیرونکی شاہ نظام لیتے ہین

طریق حضرت ناسخ کے جتنے ہین سالک — قلم سے تیغ دو پیکر کا کام لیتے ہین

کیا سلام تخلص کہ بندگی ہے پسند
حضور دیکھئے کسدن سلام لیتے ہین

صنیعہ جناب محمد عبداللہ خانصاحب داماد نواب سرشرف الامرا مرحوم

جو نام پاک ترا صبح و شام لیتے ہین ۔ ہم اونکا دل سے شب و روز نام لیتے ہین
وہ اوٹھ کے جاینگا جسوقت نام لیتے ہین ۔ تو دونو ہاتون سے ہم دلکو تہام لیتے ہین
اثر دیا ہے خدا نے یہ میری آہون مین ۔ جو سنتے ہین وہ کلیجہ کو تہام لیتے ہین
وہ اک اشارہ مین کرتے ہین دل مرا چو رنگ ۔ ستم ہے تیغ کا ابرو سے کام لیتے ہین
وہ دور سے آتے ہین غیرون سے کہینچکے اپنی باگ ۔ ہم اپنے جذبۂ دل سے جو کام لیتے ہین
وہ دل مین دیکھتے رہتے ہین جلوۂ محبوب ۔ جو سر جہکا کے تصور سے کام لیتے ہین
غرور حسن سے کب ملتفت وہ ہوتے ہین ۔ حسین تو بہ کسیکا سلام لیتے ہین
ہزار منتین جب گلرخونکی کرتے ہین ۔ تو ایک جام مئے لالہ فام لیتے ہین
ہین دل سے کاکل و رخسار یار پر شیدا ۔ بلائین دونونکی ہم صبح و شام لیتے ہین
کبھی یہ کیا ہے بلائین تو سبزہ رنگونکی ۔ جناب خضر علیہ السلام لیتے ہین
بلا کے ہوتے ہین یہ دلبران خوش رفتار ۔ مزے سے فتنون کے وقت خرام لیتے ہین
ہم آہ کرتے ہین دل توڑ کر جہان فریاد ۔ وہ ہائے کہہ کے کلیجہ کو تہام لیتے ہین
ہوا اتنا قلق جو کچھ مجہسے عشق مین اونکے ۔ وہ اوسکا روز جزا انتقام لیتے ہین
جگاتے پہرتے ہین ہر سمت سوتے فتنونکو ۔ غضب اپج کی یہ سب خوش خرام لیتے ہین

بتون کو ہاتھ لگاتے نہین خدا شاہد | دہن کا بوسہ تو ہم لا کلام لیتے ہین
دکھا دکھا کی کرشمے نئے نئے ہر دم | ہزار ون دل یہ حسین لالہ فام لیتے ہین

خدا سے ڈریئے لیا کس نے بوسہ گیسو
یہ آپ کسلئے **ضیغم** کا نام لیتے ہین ۔

حفیظ ۔ جناب حفیظ الدین احمد صاحب فرزند محمد ابراہیم صاحب خانسامانی

سحر کو اوٹھتے ہی میکش تو جام لیتے ہین | جو مفت کی نہین ملتی تو دام لیتے ہین
کسی بہانہ سے بھیجین گے ہم پیام وصال | خدا کا شکر ہے کہ وہ آب سلام لیتے ہین
پھڑک پھڑک ہی کے دیتے ہین جان اے صیاد | ترے اسیر بھی دم زیر دام لیتے ہین
ہمارے دلکی لگائیگا کوئی کیا قیمت | یہ چیز وہ نہین جسکو کہ عام لیتے ہین
وہ پھیر سنتے ہین درد فراق کی حالت | جگر کو ہاتون سے پہلے ہی تھام لیتے ہین
کسی نے غیر کی تصویر کھینچی ہے در پر | غضب تو یہ ہے وہ میرا ہی نام لیتے ہین
وہی جہان مین رہتے ہین سرفراز اکثر | مثال تیغ جو جھک کر سلام لیتے ہین
انہین عذاب جہنم کا خوف کیونکر ہو | جو صدق دل سے محمد کا نام لیتے ہین

حفیظ حال پہ اپنے گذرتی ہے کیا کیا
جو مسکرا کے ادا سے وہ جام لیتے ہین

عاقل۔ جناب میر برخوردار علی صاحب منشی محکمۂ بندوبست

ادب سے سر پہ ملایک کلام لیتے ہین
جو زور طبع سے ہم اپنے کام لیتے ہین

حنائی ہاتھ مین جبدم وہ جام لیتے ہین
تو ماہتاب سے عکس تمام لیتے ہین

نظر جو اوس بت ناوک فگن کی پڑتی ہی
تو دل کو ہاتون سے ہم اپنے تہام لیتے ہین

یہ لال لال جو ڈورے ہین اونکی آنکہون مین
کسیکے خون کا وہ انتقام لیتے ہین

یہان ہی طاق پہ عیسا کی سب مسیحائی
مریض عشق جو ہین تیرا نام لیتے ہین

لہو کو پیتی ہے برش گلو پہ چڑہ چڑہ کر
وہ دست ناز مین جبدم حسام لیتے ہین

نہین ہی منطق و معنی سے بحث کچہہ ہمکو
سبق ہم عشق کا اوس سے مدام لیتے ہین

حرم سے دیر کو جا کر ملی ہے وہ لذت
کہ نام بت کا فقط صبح و شام لیتے ہین

جہکائے دیتے ہین عشاق گردنین اپنی
غضب مین آکے جو ہین وہ حسام لیتے ہین

پناہ دیر نہ کعبہ سے ہمکو مطلب ہے
ہم اونکا سایۂ دیوار و بام لیتے ہین

ہزارون فتنہ اوٹہاتی ہین در پہ غیر آکر
وہ گہر مین میرے جو دم بہر قیام لیتے ہین

مرے لئے تو کہے اون سے جا کے کیا قاصد
پیام سنتے نہ میرا سلام لیتے ہین

ہین اونکی ہاتہہ مین بل کہا کے اسطرح کاکل
کہ جیسے ہاتہہ مین صیاد دام لیتے ہین

کشیدہ کس لئے ہین مجہسے مین بادہ کشی
مزے تو بوسہ کے لب ہاے جام لیتے ہین

جب ہجر یار مین ہم کہینچتے ہین عاقل آہ
تو ساکنان فلک دل کو تہام لیتے ہین

وفا - جناب منشی محمد طفیل علیصاحب تلمیذ نواب سخی صاحب

زبان سے شعر و سخن کا جو کام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

گناہگارون سے پہر انتقام لیتے ہین
الٰہی خیر ہو وہ پہر حسام لیتے ہین

ہزارون ہوتے ہین قتل اسکی ایک جنبش مین
مژہ سے اپنی وہ خنجر کا کام لیتے ہین

کبہی کبہی جو حضوری نصیب ہوتی ہے
عجب ادا سے وہ میرا سلام لیتے ہین

اصیل تیغین کسی جا تی ہین کلام ہے کیا
شریف جتنے ہین جہک کر سلام لیتے ہین

ہمارے واسطے کافی ہے جنبش ابرو
ہمارے قتل پہ ناحق حسام لیتے ہین

کسی کو دیتے ہین کچہہ شئے جو مالدار کبہی
بڑے بخیل ہین یہ دام دام لیتے ہین

دعائین دیتے ہین ساقی کو رند خوش ہوکر
جب اوسکے ہاتھ سے لبریز جام لیتے ہین

شب وصال تو گستاخیان ہوئین ہین بہت
خدا ہی جانے وہ کیا انتقام لیتے ہین

کبہی جو پڑتا ہے گیسو کا بار وقت خرام
تو کس ادا سے کمر اپنی تہام لیتے ہین

علی کے نام مبارک مین ہے اثر کیسا
یہ کام اونکا ہے گرتے کو تہام لیتے ہین

ہمیشہ رہتا ہے سینہ سپر دم پیکار
جو سور ہوتے ہین وہ کب حسام لیتے ہین

رقیب کرتا ہے آ آکے آتش افروزی
مرے جلانے کو وہ اوسکا نام لیتے ہین

تمہارے گیسو و رخ کی ثنا ہی آٹھ پہر
زبان سے کام یہی صبح و شام لیتے ہین

ملا ہی بوسۂ رخ ہے ارادہ کاکل کا
حلب تو قبضے مین ہی ملک شام لیتے ہین

جو بات ہوتی ہی دشوار کہتے ہین تو کر
غضب کی بات ہی مشکل وہ کام لیتے ہین

نہین ہے فرق ذرا دونو گھر اوسیکے ہین
حرم مین دیر مین سب اوسکا نام لیتے ہین

ہماری کیسی ہے قسمت تو فا خدا جانے
دشاہ سے سب خاص و عام لیتے ہین

الم و علم - جناب حکیم میر مہدی حسین صاحب مولف گلبن تاریخ

زبان سے ہم یہی ہر وقت کام لیتے ہین
خدا کے بعد محمد کا نام لیتے ہین

جب اپنے گھر کو وہ جانیکا نام لیتے ہین
تو دونون ہاتونسے ہم دلکو تہام لیتے ہین

سرشت جنکی تواضع ہی وہ تو خود سے پہلے
سلام کرکے جواب سلام لیتے ہین

فرشتے کی بہی رسائی جہان نہین ممکن
وہان ہم اپنی محبت سے کام لیتے ہین

اٹھا چکے ہین جو ہم آفتین محبت کی
طبیعت آئی ہوئی اپنی تہام لیتے ہین

جلا دیا مجھے یہ کہکے نامہ بر نے کہ وہ
بڑے تپاک سے میرا سلام لیتے ہین

سنا نجانگا تمسے ہمارا حال خراب
کہ غیر سنکے کلیجہ کو تہام لیتے ہین

زمانہ اونکی ہے مستانہ چال پر قربان
وہ جان خلق کی وقت خرام لیتے ہین

جو کوئی ہوتا ہی عاشق وہ ایسے ہوتے ہین خوش
کہ بیدرم کوئی گویا غلام لیتے ہین

زمانہ بہرکی برائی وہ رکہتے ہین مجہپر
کہ بات بات پہ میرا ہی نام لیتے ہین

شب فراق نکلتی ہی میرے منہہ سے جو آہ
فرشتے عرش معلّٰی کو تہام لیتے ہین

ابہی نہ ذبح کران نواسہ دن کو صیاد
ذرا ٹہر کہ یہ دم زیر دام لیتے ہین

جو پوچہتا ہی کوئی کون ہی جہان مین حسین
تو نام آپکا ہم لا کلام لیتے ہین

جلاتی رہتے ہین سوز فراق مین برسون
وہ جرم وصل کا یون انتقام لیتے ہین

کہا جو اسنے کیا اُسکے برخلاف عمل
ہم اپنے نفس سے آپ انتقام لیتے ہین

جناب شیخ جو آتی ہین میکدہ مین کبہی
تو دست پیر مغان ہی سے جام لیتے ہین

الم یہہ مژدۂ غیبی مبارک و مسعود
زمام نظم جہان اب نظام لیتے ہین

خواجہ ۔ جناب خواجہ محمد اسحٰق صاحب مددگار صدر مدرس قلعہ

جو دلکے آنکہوں سنے دنیا مین کام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

اُدہر وہ غیر کے ہاتہون سے جام لیتے ہین
ادہر کلیجے کو ہم اپنے تہام لیتے ہین

اُدہر چہپا تہہ انہا سے وہ کوسنے کے لئے
ادہر مین سمجہا کہ میرا سلام لیتے ہین

ہمیشہ جوش پہ رہتی ہی چشم تر اپنی
ہمارے نالے نہ دم بھر قیام لیتے ہین

جو بوسہ مانگا تو کہنے لگے وہ ہنس ہنس کر
ہمیشہ مفت کی تنخواہ حرام لیتے ہین

گلے تمہارے لپٹ جائین دل کی خواہش ہے
ادب کا جبر ہے ہم دلکو تھام لیتے ہین

کہا رقیبون سے دکھلا کے لاشہ کو میرے
مریض عشق سے یون انتقام لیتے ہین

نہ دے تو دلکو حسینون مین اپنے اے خواجہ
ہمیشہ جور و ستم سے یہ کام لیتے ہین

بارق - جناب مرزا مظفر حسین صاحب مدرس مدرسہ قلعہ

زبان سے اپنے وہ نشتر کا کام لیتے ہین
کہ چٹکیان مرے دل مین مدام لیتے ہین

وفا کا لین وہ اگر انتقام لیتے ہین
اٹھا کے تیغ کو کیون ہاتھ تھام لیتے ہین

نہ لین اگر نہین زاہد سلام لیتے ہین
کہ برہمن تو سبھی رام رام لیتے ہین

جو دم ٹھہر کے وہ وقت خرام لیتے ہین
تو راہ چلتے ہوے دلکو تھام لیتے ہین

حضور باج و محاصل ہین ملک سے اپنے
فقط دعا سے دل خاص و عام لیتے ہین

ہمین تباہ کیا آپ کی جفاؤن نے
فلک کا آپ عداوت سے نام لیتے ہین

دسا جو سنتے ہین نالے مرے تو گھبرا کر
فرشتے عرش کی زنجیر تھام لیتے ہین

وہ ہاتھ رکھکے دل بیقرار پر میرے
کمال کرتے ہین بجلیکو تھام لیتے ہین

اُسنے تو کردیا آزاد ایک مدت سے
ہمارے دلکو وہ اب کس سے کام لیتے ہین

پھر پھر کے دم الفت کی راہ مین ہر دم
جناب خضر علیہ السلام لیتے ہین

کبھی ہے زلف کی تعریف گاہ عارض کی
وہ ہمسے دون کی اب صبح و شام لیتے ہین

نہین جہان مین خوش سیرتی مگر جب بہی
دل آدمی کا یہ صورت حرام لیتے ہین

ہزار بار بکین آکے حضرت یوسف
کب اونکو مول تمہارے غلام لیتے ہین

سخن طراز ہین جنکو زبان کی لذت ہے
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

فلک پہ گر نہین مسکن تو عرش پر ہوگا
غریب خانہ کا کیون آپ نام لیتے ہین

مئے فنا مین ہے لذت وہ کونسی یارب
کہ جبکا بیچ کے جان ایک جام لیتے ہین

خطا ہو دل کی کہ انکھون کی کیا غرض اونکو
وہ تاک جھانک مین میرا ہی نام لیتے ہین

گئے ہین نامہ رسان اسکے جو یہان سے وہان
کھڑے کھڑے وہ جواب پیام لیتے ہین

عدم مین جب کوئی آتا ہے پوچھتا ہون مین
وہ فاتحہ مین کبھی میرا نام لیتے ہین

جو تشنگی مین پلاتا نہین ہین ساقی
تو چھین چھین کے ہاتون سے جام لیتے ہین

مٹی ہو ونکو مٹاتے ہین کیون یہ بد جوہر
کہ بھر فخر بزرگون کے نام لیتے ہین

جو ہم پہ پڑتی ہے مشکل جہان مین آبارق
تو نام حیدر عالی مقام لیتے ہین

ولہ

شراب کب وہ بھلا بھر کے جام لیتے ہین
کچھہ ایک اونس کے اوپر ڈرام لیتے ہین

غریب سکے جو بوجہ دام لیتے ہین
حرام خور ہین مال حرام لیتے ہین

جہان مین شہرت حاتم کبھی ہوئی ہوگی
سب اب تو نام جناب نظام لیتے ہین

گرہ مین ایک ٹکہ بھی نہین ہوس ہے یہی
شراب پینے کو ہم قرض وام لیتے ہین

ہمارے دل کا ہے کیا ذکر دیکھو دیدیکر
ہزارون مفت وہ ایسے غلام لیتے ہین

عدو کی بزم مین وہ اسطرف اٹھا کی نظر
نہ دیکھتے ہین نہ میرا اسلام لیتے ہین

وفا کی مہر و محبت کی عشقبازی کی
ہم ایک دل سے ہزارون ہی کام لیتے ہین

شب فراق کی ہوتی ہے صبح سو دہو کے
ہوی جو صبح تو مر مر کے شام لیتے ہین

ہزار دل تو نہین پاس پوچہ لون پہلے
وہ ایک بوسہ کے کیا مجہہ سے دام لیتے ہین

مزا ہے کچھہ تو اسیران زلف کو تیرے
کہ دم وہ آکے یہین زیر دام لیتے ہین

بتون سے بات نہین کرتے حضرت زاہد
بھلا خدا کا یہ کس منہ سے نام لیتے ہین

شریک محفل مے ہم نہ جاکے ہون جبتک
وہ اپنے ہاتہہ مین کب بھر کے جام لیتے ہین

طریق آل محمد پہ چلکے دیکھو تو ذر
نگین جو پاؤن تو یہ ہاتہہ تھام لیتے ہین

صلہ مین مدحت آل رسول کے بارق

ہم ایک بیت پہ دار السلام لیتے ہین

برہنہ۔ جناب محمد شریف صاحب ساکن آستانہ خانقاہ اعظم گڈہ

دہن سے نام جو خیر الانام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

فضول خرچ مین جو لوگ وام لیتے ہین
برائی اپنے لئے وہ دوام لیتے ہین

ہے ملتا گدہی کو خشکہ خدا کی قدرت ہے
بہلون سے دیکھئے ناکام کام لیتے ہین

سنبھل کے چال جو چلتے ہین اس زمانے مین
تو لوگ اونکا بہلائی سے نام لیتے ہین

مٹھائی گر کی جو دوکان پہ ہین جاتے ہم
تو پڑھ کے فاتحہ دادا کے نام لیتے ہین

شکستہ حال ہین اور وقت ناموافق ہے
کیا جفا تو خالق کا نام لیتے ہین

ہے فکر کرتا برہنہ تو کیون ہو خوش دلمین
کہ اب خبر تری شاہ نظام لیتے ہین

شرف۔ جناب محمد شرف الدین صاحب منشی دفتر دیوانی سرکار عالی

وہ جبکہ بزم سے اٹھنے کا نام لیتے ہین
تو ہم کلیجہ و دل اپنا تہام لیتے ہین

حسین ایسا ہی وہ دلربا کہ مہر و ماہ
زکوۃ حسن کی اوس سے مدام لیتے ہین

جو بوسہ تم نہین دیتے تو کچھ نہین پروا
خیال و خواب مین ہم صبح و شام لیتے ہین

ہزارون ظلم حسینون کے سہتے ہین عشاق
وہ ایک کا بھی نہین انتقام لیتے ہین

مین کیا کہون جو گذرتی ہی اوس گہری دل پر
وہ دست غیر سے جو وقت جام لیتے ہین

ہمارے شاہ کو ہی جو مذاق شعر و سخن
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

غریب پرور و عادل کریم ابن کریم
شہ دکن کا کہہ مہ یہ نام لیتے ہین

ہین اوسکے سطرح خدام صاحب حشمت
کہ مثل بندہ ون کے حاتم کا نام لیتے ہین

عبث ہے بہیجنا قاصد کا اونکے پاس شرف
نہ خط ہی پڑہتے ہین وہ نے سلام لیتے ہین

ریخ۔ جناب میر محمد علیصاحب موسوی

ہمارے آگے جو لوگ انکا نام لیتے ہین
ہم آہ بہر کے کلیجہ کو تہام لیتے ہین

کبہی زبان سے جو ہم اونکا نام لیتے ہین
مزے کلام کے پہر لا کلام لیتے ہین

اودہر وہ ہاتھ سے ساقی کے جام لیتے ہین
اودہر جمائیان ہم تشنہ کام لیتے ہین

نہ لطف ہی نہ محبت ہی اب نہ میل ملاپ
نہ وہ ہمارا نہ ہم اونکا نام لیتے ہین

وہ اسطرف جو نکلتی ہین بن سنور کے کبہی
تو دیکہہ دیکہہ کے ہم دلکو تہام لیتے ہین

وہ ایک دو ہی یہ کرتے ہین انحصار کہین
جو لینے والے ہین بوسے مدام لیتے ہین

کبہی جو آتا ہے مذکور بے وفائی کا
وہ سب کے سامنے میرا ہی نام لیتے ہین

برائیون سے وہ ہر لحظہ ہر گہڑی ہر وقت
مرا ہی ذکر ہے میرا ہی نام لیتے ہین

وہ جانتے ہین کہ ہوگی نہ تاب نظارہ
مزے جمال کے ہم زیر بام لیتے ہین

کبھی کبھی جو ملاقات اونسے ہوتی ہے
تو دور ہی سے ہمارا سلام لیتے ہین

ہمارے دل سے ہے کیون تمکو اسقدر نفرت
کہ ایسی چیز کو تو خاص و عام لیتے ہین

ہمین یہ ضد ہے کہ دل مفت ہم نہ دینگے کبھی
زبان پہ اونکی ہے اب صبح و شام لیتے ہین

لیا جو بوسہ تو سر کاٹ کر کہا اوس نے
کہ لینے والے یونہین انتقام لیتے ہین

اوسے سمجھتے ہین ہم پادشاہ سے بڑھ کر
جو گنجفے مین کبھی وہ غلام لیتے ہین

خدا بچاے حسینون سے ہین وہ غارت گر
کہ دل ہزارون کے وقتِ خرام لیتے ہین

ملے جو مفت کی قاضی کو مے حلال ہے پھر
نہ دام دیتے ہین ایسے نہ جام لیتے ہین

نہین ہے اسکے سوا کام حق کے بندون کو
سرونپہ بار گنہ صبح و شام لیتے ہین

جھڑک کی کہتے ہین لو اپنی عقل کے ناخن
جو اپنا چاہنے والونمین نام لیتے ہین

ترانہ بادہ کشی کا ہمین ملے کیونکر
کہ اونکے ہاتھ سے بھر بھر کے جام لیتے ہین

ہجوم یاس نے گھیرا ہمین دہائی ہے
ہماری جان یہہ ملک تمام لیتے ہین

وہان کسیکی نہ تعظیم اور تواضع ہے
وہ بیٹھے بیٹھے ہی سب کا سلام لیتے ہین

بتا کسے آج مجھی کوئے یار کا رستہ
دعائین خضر علیہ السلام لیتے ہین

نرالا ظلم ہے کرتے ہین قتل باتون مین
وہ اب زبان سے خنجر کا کام لیتے ہین

کہو تو فکر ہے کیون مفت دلکی لینے کی | نہ مانگتے ہین نہ کچھ تم سے دام لیتے ہین

ہمیشہ کیون نہ کہین رنج یا علی مددے
یہ نام وہ ہی کہ جو خاص و عام لیتے ہین

ہنر جناب ابو المظفر شیخ غلام محمد صاحب -

ترا جو ہم کبھی لے شوخ نام لیتے ہین | تو پہلے ہاتھون سے دل اپنا تھام لیتے ہین
جدہر اشارہ کیا قتل ہو گئے عشاق | نظر سے اپنے وہ خنجر کا کام لیتے ہین
نہین ہی میرا تڑپنا یہ رات دن ہرگز | جگر مین چٹکیان وہ لا کلام لیتے ہین
اثر وفا کا ہمارے ہی کچھ اب تو ہونے لگا | کبھی کبھی وہ ہمارا سلام لیتے ہین
مخالفون نے عجب پیچ یہ بھی ڈالا | وہ نام ہمارا نہ ہم اونکا نام لیتے ہین
وہ باغ دہر مین ہم عندلیب غمگین ہین | قفس سے چھوٹ کے دم زیر دام لیتے ہین
نظر بچا کے رقیبون سے بزم عشرت مین | وہ انکھون انکھون مین میرا سلام لیتے ہین
وہ حشر خیز ہے اسے فتنہ گر تری رفتار | قدم مسیح علیہ السلام لیتے ہین
ہمیشہ میرے ہی اشعار پڑھتے رہتے ہین | مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین
جناب داغ سلامت رہین قیامت تک | کہ فیض اونسے سبھی خاص و عام لیتے ہین

ہنر جو رتبہ سے محفوظ کا زمانہ مین

ادب سے اونکا سخن سنج نام لیتے ہیں

مسجع جناب محمد عنایت حسین صاحب داماد عباس علیصاحب

علی کا ولی سے جو مشکل میں نام لیتے ہیں
خدا کا ہاتھ ہیں گرتون کو تہام لیتے ہیں

وہ راز دل کا عیان کرتے ہیں اشارے سے
زبان کا دیکھیے آنکھون سے کام لیتے ہیں

کدورت اور عداوت کی کوئی حد بھی ہے
قصور کوئی کرے میرا نام لیتے ہیں

شب فراق میں دل کو پکڑ کر روتے ہیں
فرشتے عرش کی زنجیر تہام لیتے ہیں

کلیم بنکے جو ہوتے ہیں ہمکلام اونسے
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہیں

وہ بدنصیب ہون اے ہمصفیر گلشن میں
پہنسانے کو مرے صیاد دام لیتے ہیں

اودہر وہ دیتے ہیں ہونٹون گالیان مجکو
اودہر میں خوش ہون کہ میرا ہی نام لیتے ہیں

زبان قطع جو کرتے ہو کیا خطا میری
تمہارا نام تو سب خاص و عام لیتے ہیں

دعا کے وقت میں نام مبارک آصف
مدام خضر علیہ السلام لیتے ہیں

وہ تشنہ کام رہینگے نہ دین دنیا میں
جو دل سے ساقی کوثر کا نام لیتے ہیں

اونہین کے سامنے رہتا ہے رات دن حاضر
وہ آئینہ کا مرے دل سے کام لیتے ہیں

مزے کی چیز عجب کیفیت ہے رندونکی
ہر ایک جام پہ قاضی کا نام لیتے ہیں

زبان پہ اونکا جو بہولے سے نام آتا ہے
ہم اپنے ہاتھون سے دل اپنا تہام لیتے ہیں

کبھی نہ خشک ہون یارب ہمارے دیدۂ تر — کہ اِن سے اونکی منہانیکا کام لیتے ہین

ازل کے روز سے مدہوش و مست ہون معجز
مین لوٹ جاتا ہون جو مے کا نام لیتے ہین

اثر - جناب مرزا احمد اللہ بیگ صاحب-

جنہین وہ دیکھتے ہین دلکو تہام لیتے ہین — وہ اپنی نظرون سے خنجر کا کام لیتے ہین
خدا کا شکر تڑپ میری بے اثر تو نہین — کلیجہ اپنا ہی وہ تہام تہام لیتے ہین
اب آہ و نالہ سے باہم نہین ہین تا یہ فلک — خدا جو چاہتا ہی انتقام لیتے ہین
جہان ہے جو بُرا ہو غرض ہی کیا اوس سے — پہر آپ کیون مرا بدنام - نام لیتے ہین
صفائی سے نہین ملتا تپا ہی نفرت کا — وہ اس تپاک سے میرا سلام لیتے ہین
سہارا آہ کا ہمکو انہین جفا کا خیال — ہم اس سے لیتے ہین وہ اوس سے کام لیتے ہین
غنیمت اپنی ہی ہمت ہی ہمسے صبح وصال — جو وہ نہ رک سکین دلکو تو تہام لیتے ہین
جو کہتے ہی ہین تو کہتے ہین خانمان برباد — یونہی وہ لیتے ہین جب میرا نام لیتے ہین
دماغ حسن سے ہے چوتھی آسمان پہ اثر — بہلا کہان وہ کسیکا سلام لیتے ہین

صبر - جناب ابو المنحرن عبد الکریم خان صاحب دہلوی

جو دل سے احمد مرسل کا نام لیتے ہین — وہ دو جہان کی دولت تمام لیتے ہین

الٰہی خیر ہو اس مرغ دل کا ڈر ہے مجھے
کہ اوسکے واسطے صیاد دام لیتے ہین

وہ بات بات مین کرتے ہین دو ٹکڑے
زبان ہے تیغ زو دم کا بھی کام لیتے ہین

وہ دل ہی دل مین سمجھتے ہین پیچ کی باتین
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

عجب بلا کے ہین مکار میکدے والے
کہ ہمکو مفت پلاکے بھی دام لیتے ہین

جلال ایسا ہے صابر کا کیا کہون اے صبر
کہ اپنے کتون سے شیرونکا کام لیتے ہین

زور ـ

سلام لیتے ہین میرا نہ نام لیتے ہین
بہو سکے دیتے ہین وہ مجھسے کام لیتے ہین

بلائین گیسو و رخ کی مدام لیتے ہین
یہ کام ہاتھون سے ہم صبح و شام لیتے ہین

پسند ہمکو نہین بوسہ زلف و ابرو کے
لب و زبان کے تو ہم لا کلام لیتے ہین

زمین پر گرے جاتے ہین ہم نڈھال ہے دل
سنبھالو تم ہین ہم دلکو تھام لیتے ہین

مری وفا سے تن گوش ہی کچھ بھی تو
خدا کے سامنے کیا انتقام لیتے ہین

خود آپ دینگی شراب جواب ترک نماز
کسیکا بیجا عبث ہش امام لیتے ہین

پکارتا ہی جہان الامان خدا کی پناہ
جب آپ ہاتھ مین اپنے حسام لیتے ہین

فلک بتا کوئی مجھسا بھی ہے بلند نصیب
مرا سلام وہ بالاے بام لیتے ہین

عجیب رنگ بدلتا ہی محتسب ہم پر
کبھی جو نام مئے لالہ فام لیتے ہین

سنا رہے ہین ہنسی ہوے اپنی فسانا آج
بہار نو سخن خاص و عام لیتے ہین

یہ دن ہی روز شہ کی وفور سلامتی کا ہی
گنہ معاف کہ ہم بھر کے جام لیتے ہین

خوشی سے ساقی ہوے آئین سا ہی دولتخواہ
کہ نذرین سالگرہ کی نظام لیتے ہین

ہمیشہ رہے وہ ہم سلامت تا بہ قیامت تک
دعائے خیر یہی شہ دوام لیتے ہین

سنتے ہین کی درازی عمر کا وعدہ
خدا سے خضر علیہ السلام لیتے ہین

حضور کی تو غلامی مین زور ہے زرچل
سناتی دل نیا اک غلام لیتے ہین

قانون - جناب مرزا فتح اللہ بیگ صاحب

نگاہ یار سے جب وہ سلام لیتے ہین
تو دونو ہاتھون سے ہم دلکو تھام لیتے ہین

پتہ بتاتے ہین خضر گر نہ بتلائین
تلاش یار مین ہم دل سے کام لیتے ہین

ولا دے ہاتھ سے اونکی یہ جام ساقی
ترے تو ہاتھ سے ہر صبح شام لیتے ہین

ستم تمہارا تو دیکھو کہ روبرو میرے
جو نام سے مجھی نفرت وہ نام لیتے ہین

غرور حسن یہ ہے آپکو کہ اللہ رے
نہ بات کرتے ہین اب نہ سلام لیتے ہین

وہ کسطرح سے تلون مزاج ہین قانون

کبھی تو غیر سے کہ مجھ سے کام لیتے ہین

رفعت - جناب سید مخدوم محمد الحسینی صاحب

حضور ہاتھ مین جبدم حسام لیتے ہین
جبھی ہی خوف سے دل اپنے تھام لیتے ہین

حضور کا ہی زمانہ مین جشن سالگرہ
غریب خوانِ عطا سے سہام لیتے ہین

صدائے او نشہ ساقی ہے مبارک باد
بنام شاہ جو صحت کا جام لیتے ہین

رہین حضور سلامت مدام یا اللہ
زبان سے وقت دعا ہم یہ کام لیتے ہین

جو دیکھتی ہین کلام ملیح آصف کو
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

ہمین ہین ایک کہ محروم ہین عنایت سے
عطا سے حصہ سبھی خاص و عام لیتے ہین

خلاف حکم شہنشاہ کر دیا برباد
زبان سے عدل کا پھر کیون یہ نام لیتے ہین

یہان کوئی نہین سنتا ہماری اب فریاد
پناہ آپ سے ہم اے نظام لیتے ہین

نہین وسیلہ ہی رفعت حضور عالی مین
وہان پہونچنے کا کیون آپ نام لیتے ہین

اکرم - جناب محمد کریم الدین صاحب برادر زادہ محمد عباس علی صاحب

زبان و ذہن سے ذی فہم کام لیتے ہین
مزے کلام کے وہ لا کلام لیتے ہین

ہمیشہ ضبط سے فرقت مین کام لیتے ہین
جو درد اوٹھتا ہے سینہ کو تھام لیتے ہین

گذرتی یون ہی جدائی مین ہی پیارو نہار
تمہارا نام فقط صبح و شام لیتے ہین
فراق یار مین کب چین ہمکو ملتا ہے
ہمیشہ آہ سے نالہ سے کام لیتے ہین
بگڑ وہ جاتے ہین ہر ایک بات پہ مجہسے
غضب خدا کا ہی جبر کی سے کام لیتے ہین
کہا جو ساغر مے دو تو ہنسکے یہ بولے
کہ ہمسے آپ تو ساقی کا کام لیتے ہین
ہمارے سر پہ سلامت ہین شہ آصف
قطعہ پناہ سایہ مین اوسکے مدام لیتے ہین
اوسیکے فیض کا شہرہ ہی جسطرف دیکہو
اوسیکا نام جہانمین تمام لیتے ہین

یہی وظیفہ ہے کافی خدا رسول کے بعد
کہ اکرم آپ جو آصف کا نام لیتے ہین

فرحت ـ جناب بالا پرشاد صاحب تلمیذ مہدی حسین صاحب دہلوی

ہم اپنی آہ سے اتنا تو کام لیتے ہین
جگر کو ہاتھ سے اپنے وہ تہام لیتے ہین
ہئین وہ یا نہ پئین اک سرور آتا ہے
تمہارے ہاتھ سے ہم جبکہ جام لیتے ہین
اگر عتاب ہی اونکا خفا ہین وہ ہم سے
پہر اپنا کس لئے وہ ہمسے کام لیتے ہین
ادا سے ناز سے غمزہ سے اور عشوہ سے
وہ بے درم کے ہزارون غلام لیتے ہین
رکہے نظام کو تا حشر بس خدا قایم
کہ جسکے سایہ مین آرام عام لیتے ہین

حسین اور کوئی ڈہونڈہ لینگے ہم فرحت

سلام کرتے ہین جو وہ سلام لیتے ہین

خورشید

وہ چھیڑ چھاڑ کی مجھسے مدام لیتے ہین — کہ دو نو ہاتون سے میرا سلام لیتے ہین

جب اونسے نوک کی ہم صبح و شام لیتے ہین — تو بات بات پہ وہ انتقام لیتے ہین

خدا کے واسطے اس دل کی قدر تم بھی کرو — یہ وہ رقم ہے جسے خاص و عام لیتے ہین

عجب مزا ہی کہ وہ آج اپنی محفل مین — مرے جلانیکو دشمن سے کام لیتے ہین

لگانیوالے لگاتے ہین پیٹ پیچھے تہین — وہ منہ پہ تو کہین جو میرا نام لیتے ہین

جو تم پلاؤ تو پیجائین ہم سبو کے سبو — کہ پینے والے کہین ایک جام لیتے ہین

مرا فسانہ بھی خالی نہین ہے لذت سے — نئی ادا سے وہ لطف کلام لیتے ہین

جفا کسی پہ کرے کوئی کیا کرین اسکو — کہ لینے والے تمہارا ہی نام لیتے ہین

جب اونسے چاہنے والونکا ذکر آتا ہی — تو نام رکھہ کے وہ میرا ہی نام لیتے ہین

وہ ایک بوسہ پہ کسطرح ایک دل لیلین — ہر ایک چیز کے دونے ہی دام لیتے ہین

نہین مجال کہ میدان عشق سے کوئی — جو لیتے ہین تو تمہارے غلام لیتے ہین

نگاہ چلتی ہے تلوار کسطرح دل پر — وہ اپنی آنکھہ سے ابرو کا کام لیتے ہین

نہ تم کسی سے ملے اور نہ کوئی تم سے ملا — غلط ہی جھوٹ ہی سب اتہام لیتے ہین

اسی سے کیا نتیجہ اب بتائے خورشید	سلام آپ کا جب خود نظام لیتے ہین

واصفی - جناب سید عبد الصمد صاحب -

جگر کو روکتے ہین دل کو تھام لیتے ہین	ہم اپنے ہاتون ہی اچھا یہ کام لیتے ہین
نہ آئے وصل مین بھی باز وہ شرارت سے	مرے ملانے کو دشمن کا نام لیتے ہین
ہمارے نالہ و فریاد بے سبب تو نہین	فلک سے ظلم کا ہم انتقام لیتے ہین
ستم تو دیکھئے ہوتا ہے کیا خفا صیاد	اسیر اوسکے جو دم زیر دام لیتے ہین
غضب کی بات ہے بازار عشق مین سودا	ہمین کو اک نہین ملتا تمام لیتے ہین
ہزار شکر ہے یہ بھی کہ پائمالون سے	وہ داد چال کی وقت خرام لیتے ہین
دل اونکو مفت کرین نذر ہو نہین سکتا	یہ چیز دیتے ہین جب پہلے دام لیتے ہین
دکھاؤن ساغر دل جا کے اونکو محفل مین	اسی کو لین وہ اگر ہو ل جام لیتے ہین
اونہین بھی ناز ہے کیا کیا نیاز مندون سے	بڑے دماغ سے سب کا سلام لیتے ہین
گناہگار محبت ہے دل بھی اور مین بھی	یہ دیکھنا ہے کہ وہ کسکا نام لیتے ہین
اسیر زلف جو ہوتے ہین واصفی اوسکو	ہم اپنے سر پہ بلا اک مدام لیتے ہین

نامی - جناب محمد غازی الدین خان صاحب سلحدار -

نگہ سے تیغ پہ خنجر کا کام لیتے ہین	یہ کس کے خون کا وہ انتقام لیتے ہین

دلون پہ تیغ کا ابروسے کام لیتے ہین
وہ جرم کیا ہے جو یہ انتقام لیتے ہین

غضب ہے پہر جو یہہ خنجر کا نام لیتے ہین
ابہی تو زخم جگر التیام لیتے ہین

نقاب منہ پہ جو وہ لالہ فام لیتے ہین
ہم ہاتہہ رکہکے کلیجہ کو تہام لیتے ہین

اوٹہہ اوٹہہ کے فتنے بہی قدمون کو تہام لیتے ہین
ہماری جان جو یہ خوشخرام لیتے ہین

غرور ہاتہہ ٹپکتا ہے اونکا سے لیکر
کبہی جو بہول سکے میرا اسلام لیتے ہین

وہ داغ عشق شگفتہ ہین دلپہ اسے گلرو
جو رونمائی ہین ماہ تمام لیتے ہین

ہین بوسہ دینگے طلبگار جان و دل صاحب
امیر ہوکے فقیرون سے دام لیتے ہین

وہ روز عید جو دیتے ہین جام بہر بہر کر
ہم اون سے فطرہ ماہ صیام لیتے ہین

پری و حور ہین کیا چیز اونکی خدمت مین
وہ یوسف کنعان کو غلام لیتے ہین

ہو کسکی آنکہہ پہ الزام دل چرانے کا
تمہارا نام تو سب خاص و عام لیتے ہین

جو پختہ کار ہین وہ عقل و ہوش سے دیکہو
تمہاری زلف کا سودائے خام لیتے ہین

ہمارے قتل کو بس اک نگاہ کافی ہے
تم اپنے ذمہ یہ کیون اہتمام لیتے ہین

ہمارا کیا نہین عالم ہو کیف و مستی کا
کہ مانگ سکے ساقی سے جام لیتے ہین

مزے بتاؤن مین کیا اونکی خواب نوشین کے
جو روز شب کو مئے تلخ کام لیتے ہین

ستم جو خنجر قاتل سے ہو نہین سکتی
تم اپنی چشم حیا سے وہ کام لیتے ہین

وہ گل جو ہین قد موزون سے دلفریبی ہین
اُنہین نجات کی کیا فکر عاقبت مین ہے

غلام سرو کو حسین قیام لیتے ہین
جو صبح اوٹھکے محمد کا نام لیتے ہین

تمہاری یاد سے اوس گل کو بطرح نامی
یہ ہم جو ہچکیان ہر صبح و شام لیتے ہین

عالم۔ جناب عالمگیر محمد خان صاحب۔

ہمارے سامنے غیرون سے کام لیتے ہین
وہی ہین ایسے جو ایسون کا نام لیتے ہین

جنہین ہے قدر سخن کی وہی سمجھتے ہین
مزے کلام کے اہل کلام لیتے ہین

یہ اوسکا کہنا ہے کر صبر تو شب فرقت
غضب ہے مجھسے وہ کیا سخت کام لیتے ہین

کسیکا ہائے یہ کہنا زبان الفت سے
تجھی پہ مرتے ہین تیرا ہی نام لیتے ہین

کہا یہ ناز سے شوخی سے اور نزاکت سے
کلیجہ تہام کے تیر اسلام لیتے ہین

شب وصال وہ کہنا کسیکا ہائے غضب
یہ روز روز کا کیا انتقام لیتے ہین

ہمارے سامنے آتے ہین کس نزاکت سے
قدم اوٹہا کے کلیجہ کو تہام لیتے ہین

مرے مربی و محسن ہین ایک یسین خان
کہ دفترون مین ہی لوگ جنکا نام لیتے ہین

شب فراق مین جب دل سے آہین کرتا ہون
فرشتے عرش کی زنجیر تہام لیتے ہین

بہت ستاتی ہے جب یاد اونکی راتونکو
کلیجہ ہاتہون سے ہم اپنے تہام لیتے ہین

شب فراق کی ظلمت میں رہ نوردی
قدم قدم پہ [illegible] ہم اپنا [illegible] لیتے ہیں

غضب ہے جانا اُنکا مجالس میں غیر کے جا کر
ہر ایک بات پہ عالم کا نام لیتے ہیں

قادر - جناب قادر حسین صاحب حیدر آبادی

ہمارے آگے وہ غیروں کا نام لیتے ہیں
جگر میں چٹکیاں [illegible] ہم [illegible] لیتے ہیں

عدو کے ہاتھ سے جب جام وہ اٹھا لیتے ہیں
ہم آنسو پیکے وہیں تلخ کام لیتے ہیں

خیال زلف میں اوس بیوفا کی یاد دم بدم
سر اپنے [illegible] دام لیتے ہیں

ہر اک قدم پہ ہزاروں ہی ہوتے ہیں پامال
وہ ایسی نازکی وقت خرام لیتے ہیں

تمہارا حسن تمہاری ادا تمہارا چین
جو دیکھتے ہیں کلیجہ کو تھام لیتے ہیں

نہیں ہے چین ترے ہجر میں کسی پہلو
ہزار کروٹیں ہم صبح و شام لیتے ہیں

کچھ ایسے بوسہ دیے ہو گیا میں شادی مرگ
ستم کا لطف و کرم سے وہ کام لیتے ہیں

جو میں نے نذر کیا دل تو ہنسکے فرمایا
ہم ایسا کب دل حسرت مقام لیتے ہیں

جو دیجئے ہمیں بوسہ تو لیجئے دل بھی
نہ قرض دیتے ہیں ہم اور نہ وام لیتے ہیں

فراق یار میں غم آگیا کبھی درد
خبر یہی تو مری صبح و شام لیتے ہیں

کسیکی یاد جب آتی ہے ہجر میں ہمکو
سنبھل سنبھل کے جگر تھام تھام لیتے ہیں

جفا سے تم ہوے بدنام اک زمانہ مین
تمہارا نام برا نیکنام لیتے ہین

بلا سے جان گئی میری مجکو فکر یہ ہے
یہ لوگ کیون مرے قاتل کا نام لیتے ہین

بگڑ کے کہتے ہین وہ شکوۂ جفا پر یون
جب آپ لیتے ہین میرا ہی نام لیتے ہین

کرین وہ یا نکرین بات تجہسے اے قادر
یہی بہت ہے وہ تیرا سلام لیتے ہین

قطعہ تاریخ در تہنیت جشن سالگرۂ مبارک اعلیحضرت خلد ملکہ
من نتایج افکار جناب میر محمد علیصاحب موسوی تخلص رنج

یہہ رہے اچہا یہہ رہے زندہ یا لینے والا کہون کا ؟

یہہ رہے خرم یہہ رہے شادان تا بہ ابد یارب ہُدا

دیکہکے جشن عیش کا سامان رنج بہی دل مین خوش ہوکر

سالگرہ چونتیسوین ہے اے شاہ دکن ۔ یہہ سال کہا

۱۳۰۷ ہجری

غزلیات غیر طرح

احمد - جناب علی الدین احمد صاحب نبیرہ محمد ابراہیم صاحب خانساماں میز خانہ مبارک

غیروں سے ارتباط ترا ہم سے کم ہوا
یہ کیا ہوا کہ اور ستم پر ستم ہوا

غیروں پہ تیرا لطف ہوا اور کرم ہوا
اچھا ہوا جو حال یہ میرے ستم ہوا

بخشا یہ مرتبہ ہی ترے سوز عشق نے
داغ دل حزین ہی چراغ حرم ہوا

میری شب فراق کا ماتم کریگا کون
اکدن نہ غم مین دیدۂ اختر بھی نم ہوا

وہ دل نہین جو غیر کا رکھتا ہو داغ عشق
وہ سر نہین جو غیر کے سجدہ کو خم ہوا

وہ لطف اٹھایا عشق مین تیرے خدا گواہ
تیرا ستم بھی حق مین ہمارے کرم ہوا

کامل کو فیض صحبت ناقص سے خاک ہو
کچھہ تیرا اچھہ فضل ہوا کچھہ کرم ہوا

آئینہ یادگار سکندر ہی حشر تک
مشہور جام ہی سے جہان مین تھا جم ہوا

مین ترک مدعا ہی سے خوش ہون ہزار شکر
شادان رقیب ہین کہ اسے اور غم ہوا

دنیا و دین دونون کی ملی فکر سے نجات
مجھپر مرے کریم کا ہر دم کرم ہوا

پانی کی طرح گئی تو یہ بھی اسکی ہوٹ   زاہد مرید پیر مغان مرتے دم ہوا
اب دل کو اس پری سے نکلنا محال ہے   پیدا لوا و نکی زلف پریشان مین خم ہوا
ہم جیتے جی ہی اوسکی گلی مین چلے گئے   زاہد نہ مرتے داخل باغ ارم ہوا
شکوہ ستم کا ہے نہ شکایت رقیب کی   جو کچھ ہوا وہ تیری محبت مین کم ہوا
اب لطف زندگی ہے محبت مین یار سے   شوق وفا ... اوسے ذوق ستم ہوا
احباب ہی کو غم نہین حال تباہ پر   دشمن بھی ایسے وقت شریک الم ہوا

مرغوب خاص و عام ہے احمد ترا کلام
مشہور تجھسا کوئی زمانہ مین کم ہوا

اسلم

پھولون سے میرا اب ہی جو مدفن بسا ہوا   احسان بعد مرگ یہ تیرا صبا ہوا
جوڑا جو کھل کے تیرا کمر تک رسا ہوا   رستہ مین ہی عدم کے ہجوم بلا ہوا
رونق فزا جو گھر مرے وہ مہ لقا ہوا   احسان تیرا آج یہ مجھپر دعا ہوا
ظاہر یہ بعد قتل ہوئی الفت نہان   دل اسکے ہاتھ مین ترے رنگ حنا ہوا
خوشبو تو گل سے اڑتی ہے لیکن یہ کیا سبب   جو نام خلق مین ترا باد صبا ہوا
ظالم یہ تیری مانگ نہین میرے واسطے   آنیکا ہر بلا کے ہے رستہ کھلا ہوا

سمجھا ہمین کا کلون کو ترے رخ پہ دیکھکر
ڈانڈا تتار کا ہے حلب سے ملا ہوا

تیغ دو دم سے کاٹنا میری زبان تم
اب تک نہی جو شکوۂ جور و جفا ہوا

منصف ہین خون نہی کسی عاشق کا تیغ
یہ شوخ بے سبب نہین رنگ حنا ہوا

بل دیکھ ۔ و زلف کسلیے لٹکاتے ہین جبین
تجھسے قصور کونسا زلف رسا ہوا

آنکھون کی رستہ دلمین اُتر آؤ جانجان
رہتا ہی انتظار مین یہ در کھُلا ہوا

رو رو کے لاش پر وہ یہ اسلم کی کہتی ہین
تجھکو مرے فراق مین ہے ہے یہ کیا ہوا

سجدہ بتون کو حضرت اسلم جو کرتے ہو
کافر ہوے ہو کیا تمہین مرد خدا ہوا

طلعت ۔ جناب محمد خان صاحب ۔

چو جان بقالب مردم قیام میگیرد
کنارہ ہر کہ ز خاص و عوام می گیرد

بسان سنگ نہ زنہار می کند حرکت
کسیکہ بر در آن بت قیام می گیرد

ستان نہ از کف آن یار سفلہ خو چیزے
کہ گر دہد بہ سحر گہ بشام می گیرد

ز دست غیر کند شیشہ ہا تہی آن شوخ
مگر نہ از کف من یک دو جام میگیرد

بود کہ زود شود متہم بہ نادانی
کسیکہ عیب ز دانا کلام میگیرد

بخیل کیسۂ زر را گرفت در آغوش
چو بچہ را ببر خویش مام می گیرد

دل رقیب خورد داغها چو از کف من
نگار جام مئے لاله فام مے گیرد

نه شراب طهورش فتد نگه هرگز
ز چشم مست تو هر کس که جام می آیرد

مسلم بدست تو از هجو او رسد شاید
که کس بدح نه زر از میام می گیرد

بگفت حضرت ترکی چه طلعتا مصراع
کدام باد صبا را بدام مے گیرد

ترکی - جناب ترک علیشاه صاحب -

دلم گردد ز مژگانت ستمگر درهم و برهم
ده آباد چون باشد ز لشکر درهم و برهم

مده سیپارهٔ دل را بدست هندوی زلفش
کند اوراق قرآن را که کافر درهم و برهم

مکش سر را چو از باد حوادث امن میخواهی
که گردد شاخ بالاتر ز صرصر درهم و برهم

هنوز افسانهٔ من یکسر موی نه شنیدی
که شد طبع تو چون زلف معنبر درهم و برهم

بگردان از سموم آه من عارض که میگردد
ز باد گرم هر برگ گل تر درهم و برهم

ز شمشیرت بدینسان عضو عضو خود جدا خواهم
شود از طایر بسمل چو شهپر درهم و برهم

چو دیدی لعل جان بخش ترا هرگز نمیگشتی
برائے چشمهٔ حیوان سکندر درهم و برهم

شود از صحبت نافهم ابتر نسخهٔ دلها
که نادان میکند اوراق دفتر درهم و برهم

مرا خواند نه در روز جزا داور که میداند
کنم از نعرهٔ ها صفهائے محشر درهم و برهم

ترا با خود برم امشب مگر بہر خدا ترکی
مکن از زار نالی بزم دلبر درہم و برہم

ولہ

شکر ز لعل تو طوطی بکام می گیرد
غزال سرمہ ز چشم تو وام مے گیرد

غبار پاے ترا گل بچہرہ می مالد
صبا ز زلف تو بو در مشام می گیرد

شکار جستہ ز مشکل بہ بند می افتد
عبث دلم خم زلفش بدام می گیرد

بسان نقش قدم از زمین نہ برخیزد
کسیکہ بر سر کویش قیام مے گیرد

چگونہ درد دل خود بیان کنم پیشش
بناز آنکہ نہ از من سلام مے گیرد

بہ بین بہ بین کہ چہ دیوانگان دل شیدا
ز توسنش سر راہے لجام می گیرد

بغیر حلقۂ گیسوے تابدار صنم
بدام باد صبا را کدام مے گیرد

بشعر حضرت ناطق[۱] چو اقتدا کردم
زمانہ ام بہ معانی امام مے گیرد

گرفت چنگل مژگان یار مرغ دلم
بہ پنجہ باز چو بال حمام میگیرد

چنانم از غم ہجرش فلک گشتہ ترکی
کہ چون ز خصم کسے انتقام میگیرد

[۱] کنایہ از گل محمد خان ناطق مکرانی ۱۲

محفوظ - جناب ابوالمکارم حافظ شیخ محی الدین احمد صاحب قریشی

لذت زخم محبت اور ہے
اس جراحت مین بہی راحت اور ہے

پھر تو چپکے سے ذرا فرمائیے
ایک بوسہ کی اجازت اور ہے

داور محشر ہی ہے اوسکی طرف
یہ قیامت مین قیامت اور ہے

بیوفا ہو یہ تو ہے معمولی بات
تم سے تو مجکو شکایت اور ہے

مرکے تو دنیا کے جہگڑون سے چہٹے
اک قیامت کی مصیبت اور ہے

آسمان پر دیکھنے کے کالی گہٹا
حضرت زاہد کی نیت اور ہے

ملکے میرے دل کے آئینہ کو دیکھ
پیاری پیاری اوسمین صورت اور ہے

میری للچائی نظر کو دیکھ کر
کہتے ہین وہ اسکی نیت اور ہے

پیار کر لینے سے کیا تسکین ہو
جان من مجہکو تو حسرت اور ہے

لیجئے دل لیجئے ضد ہو چکی
اب بہی باقی کوئی حجت اور ہے

لے رہے ہین پیار سے وہ چٹکیان
درد دل مین آج لذت اور ہے

ملگیا ہے ایک کمسن مہ جبین
آجکل اپنی طبیعت اور ہے

صبح تک محفوظ بچ سکتا نہین
شام ہی سے اوسکی حالت اور ہے